

جيا كبابي دِ تن والے

جامع مسجد کے پھُلواری والے چبورے کے نیچے بیڑی پر، جہاں اور کوئی دُکان دارنہیں بیٹھتا تھا، شام کے پانچ چھ بجے ایک کہابی صاحب دُکان لگایا کرتے تھے اور رات کے بارہ ایک بجے تک کباب بیچتے تھے۔ اُن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ چیا کہالی کہلاتے تھے۔

چپا کبابی غدر 1857 کے دس بارہ سال بعد پیدا ہوئے ہوں گے اور 1947 سے چند سال قبل اِنتقال کر گئے۔ دِ تَی کے کباب مشہور ہیں۔ چپ کبابی دتی کے متاز کبا بی تھے۔ کباب بنانے کے اعتبار سے بھی اور انوکھی طبیعت کے اعتبار سے بھی ۔ کباب بنانے کے کمال پر اُنھیں بڑا گھمنڈ تھا؛ اور طبیعت کا انوکھا پن تو اس سے عیاں ہے کہ اینے لیے وہ جگہ انتخاب کی تھی جہاں گا مک کوآنا ہوتو جا مع مسجد کے جنوبی دروازے کی طرف



پچ کیا کی والے

کے دسیوں کبابیوں کو چھوڑ کر آئے۔ ایک گیارہ برس کی لڑکی آگ کا تاؤ رکھنے کی غرض سے ہر وقت پنگھا ہاتھ میں پکڑے دسیوں کبابیوں کو چھوٹ کر آئے۔ ایک گیارہ براٹھار ہتا تھا، پکڑے کھڑی رہتی تھی۔ خالبًا اُن کی بیٹی تھی۔ ذرا تاؤ کم وبیش ہوا چچپا کبابی کا پارہ چڑھا۔ غصّہ ناک پررکھار ہتا تھا، لیکن کیا مجال جوزبان سے بیہودہ لفظ نکل جائے۔

گا ہوں کو باری باری کر کے کباب دیتے تھے۔ اگر آپ ان کے ہاں اوّل مرتبہ تشریف لائے ہیں اور ان کی طبیعت سے واقف نہیں ہیں، اور دوسرے گا ہوں کی نسبت آپ کی حیثیت بلند ہے، صاف شخر ا پہنتے ہیں، تا نگہ یا موٹر روک کر کباب خرید نے اُس پڑے ہیں، آپ نے خیال کیا کہ مجھے ترجیح دی جانی چا ہیے۔ ہاتھ بڑھایا، روپے تھائے اور فر مایا۔" ڈیڑھ روپے کے کباب ذرا جلدی۔"جلدی کا لفظ سُنتے ہی چچا کبابی کا مزاج بگڑ جائے گا۔ وہ روپے واپس کر دیں گے اور کہیں گے۔" حضور! جلدی ہے تو کسی اور سے لے لیجے۔"



اپنی زبان

ایک روز ایک ذرا زندہ دل سے خض چچ کبابی سے اُلچھ گئے۔ اُنھوں نے چچ کبابی کے اس فِقر سے پرفقرہ جڑ دیا کہ'' بھائی! اور سے ہی لے لیس گے، اللہ نے تمھارے کبابوں سے بچایا۔ نہ جانے ہضم ہوتے یا کوئی آفت ڈھاتے۔'' چچا کبابی تلملا اُٹھے۔ کہنے لگے۔'' حضور! کبابوں میں وہ مسالہ ڈالٹا ہوں جسے مست بجار پر لتھیڑ دوں تو گل کر گر پڑے۔ میرے کبابوں سے آپ کو تکلیف پہنچ جائے تو ہسپتال تک کا خرچ دوں گا، کیکن کباب جلدی نہیں دے سکتا۔ جلدی میں کباب یا تو کچے رہ جاتے ہیں یا جل جاتے ہیں اور دوسرے گا ہوں کا حق بھی چھنتا ہے، جو پہلے دے سکتا۔ جلدی میں کباب یا تو کچے رہ جاتے ہیں یا جل جاتے ہیں اور دوسرے گا ہوں کا حق بھی چھنتا ہے، جو پہلے آیا ہے کباب اسے پہلے ملنے چاہئیں۔''

چپا کبابی دھونس نہیں برداشت کرتے تھے اور اپنے اُصول کے مقابلے میں تعلقات کو بھول جاتے تھے۔ عزیز اور دوست بھی ان سے بغیر باری کے کباب نہیں لے سکتے تھے۔ آپ جائیے، ان کوسلام سجیجے۔ جواب دیں گے، والیم السّلام ورحمتہ اللّٰہ و برکا تھ۔ پانوں کی ڈبیسا منے رکھ دیجیے۔ بے تکلّف پان کھالیں گے۔ زردہ خود مانگیں گے۔لین ناممکن ہے کہ سلام یا پان سے چپا کبابی پیکسل جائیں۔ کباب باری پر ہی دیں گے۔

ایک دفعه میری موجودگی میں تیرہ چودہ برس کا ایک لڑ کا آیا اور بولا:

" چار پسے کے کہاب دے دو۔"

چپا کبابی نے کہا'' نہیں بھائی، میں تجھے کباب نہیں دول گا۔''

اب وہ لڑکا سر ہورہا ہے اور خوشامدیں کر رہا ہے اور چیا کبابی انکار پر انکار کیے جاتے ہیں۔ جب بہت دیر اس جِّت بازی میں گزرگئ تو کِسی نے ہمّت کر کے پوچیولیا۔'' چیا، کیا بات ہے۔ اسے کباب کیوں نہیں دے رہے؟''

کہنے گئے'' میاں! یہ پیسے پُراکر لاتا ہے۔گھر سے لاتا ہو یا کہیں اور سے، روز چار پیسے کے کباب کھا جاتا ہے، یہیں بیٹھ کر۔ دیکھونا! اس کی صورت۔ جابیٹا جا۔ عادت کہیں اور جا کر بِگاڑ۔ میں چار پیسے کی خاطر تجھے تباہی



کے راستے پرنہیں لگاؤں گا۔ جمھے یقین نہیں ہے کہ تیرے ماں باپ چپار پیسے روز تحقیے کباب کھانے کے واسطے دیتے ہوں گے۔''

جولوگ ان کی دُکان پر، تازے اور گرم گرم کباب کھا لیتے تھے، اُن سے خوش ہوتے تھے۔ پیسے تھا پئے اور



بتا دیجے کہ اوپر جامع مسجد کے دالان میں انتظار کر رہا ہوں۔ کباب بھیج دینا یا آواز دے دینا۔ ایسے لوگوں کے کباب کھی سے بھوارتے، کبابوں میں بھیجا ملاتے۔ پیاز، بؤدینہ اور ہری مرجیس چھوٹ کتے اور اپنے آدمی کے ہاتھ

ا پِي زبان

پہنچوا دیتے۔ اللہ بخشے مولانا راشد الخیری کو۔ چپا کبابی کے ہاتھ کے کباب بے حد مرغوب تھے۔ وہ میرے ساتھ ہوتے تو میں بھی جامع مسجد چلا جاتا اور وہیں کباب منگالیتا تھا۔ تازے کبابوں کی بات ہی کچھاور ہوتی ہے۔

(ملّا واحدى)

معنی یاد شیجیے

چبوترے: زمین کی سطح ہے اونچی تغمیر کی ہوئی بیٹھنے کی جگہ

سیخ : لوہے کی کمبی چیٹر یا سلاخ جس پر گوشت یا قیمہ لگا کرا نگاروں پر سینکتے ہیں

عياں : ظاہر

انتخاب : چنا، چھا ٹما

گا مِک : خریدار

جنوبي : رکھنی

آ گ کا تاؤ : آ گ کی تیز آ پنج یا حرارت

كم وبيش : تقريباً

ياره چيرهنا (محاوره) : خصّه هونا

غصّه ناك پرركھار ہنا : بہت جلدى غصّه آنا

مجال : بمّت، جراءت

بے ہودہ : برتمیز

نىبت : تعلق، ربط، مناسبت

ترجيح : برترى، فوقيت، سبقت

فقره : جملے كائكڑا

تلملانا : به چین ہونا، ترینا

چیا کہائی دتی والے

بجار : موٹا تازہ بیل پاسانڈ

دهونس : دهمکی، رعب

لتصيرنا : ليثينا، ملنا

جِت بازی : بے جابحث وتکرار

برغوب : پيند يده

سوچیے اور بتا ہیئے۔

. چپاکبابی این دکان کہاں لگایا کرتے تھے؟

2. چيا کباني کی شخصيت کی کيا خوبيان تھيں؟

3. چیا کبابی اینے گا ہوں کو کباب دینے کے لیے کیا طریقہ اپناتے تھے؟

4. چیا کبابی نے زندہ دل شخص کو کیا جواب دیا؟

5. چھا کبابی نے بچے کو کباب دیے سے انکار کیوں کیا؟

نیچے دیسے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال سیجے۔

بَحِّت تلملانا

مرغور

í

مجال ترجيح

انتخاب

ياں

عملی کام

- السبق میں ایک مرکب لفظ جت بازی استعال ہوا ہے جس کا مطلب ہے جت کرنا۔ اسی طرح 'بازی'لگا کر پانچ مرسّب
 الفاظ بنا ہے ۔
- آپ نے چچا کبابی د تی والے کا خاکہ پڑھا۔ آپ کواپنے پڑوس میں یا کہیں اور الیی شخصیت نظر آئی ہو جو عام لوگوں سے الگ ہواس کے بارے میں ایک صفحہ کھیے۔

يره هيه اور کھيے۔

اس سبق میں ایک مرکب لفظ جمت بازی استعال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے جّبت کرنا۔ بعض لفظوں کے آخر میں کچھ لفظ جوڑ کرنے لفظ بنا لیے جاتے ہیں ایسے نئے لفظوں کو مرتب الفاظ کہتے ہیں۔اسی طرح" بازی' لگا کریانچ مرکب الفاظ بنا ہے۔

غور کرنے کی بات

- ال سبق میں ایک فقرہ'' اللہ بخشے راشد الخیری کو' استعال ہوا ہے جس کا مفہوم ہے اللہ راشد الخیری کو معاف کرے۔ کسی مرحوم شخص کا تذکرہ کرنے کا بیشا نستہ اور دینی طریقہ ہے جب بھی الشخص کو یاد کیا جائے تو اس کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کی جائے۔
- اس سبق میں لفظ' غدر' آیا ہے، جس کے معنی ہیں شور شرابہ، ہنگامہ، افرا تفری، فتنہ وفساد، سرکشی یا بغاوت۔ اس لفظ کو 1857 کی پہلی جنگ آزادی کے لیے انگریزوں نے استعال کیا۔ وہ اسے قومی آزادی کی پہلی جنگ شلیم نہیں کرتے تھے۔ اسی لیے لوگ 1857 کے ہنگاموں کو انگریزوں ہی کی طرح غدر کہنے لگے ہیں۔ 1857 کا ہنگامہ در اصل ہندستانیوں کی قومی بیداری اور برطانوی سامراج سے آزادی کی جد و جہد کا پہلانشان ہے۔ اس جد و جہد کے دوران ہندومسلمان غرض کہ پورا ملک، بغیر کسی فرہبی تفریق کے مغل بادشاہ بہادرشاہ ظفر کی قیادت میں ساتھ ساتھ تھا اور آئھیں اپنا پیشوالسلیم کرتا تھا۔